رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴ | مورخہ ۲۷ رجب ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۹۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری حضور مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی صحت آج بفضل خدا بہت اچھی ہے۔ کئی دنوں کی علالت کے بعد آج آپ کو سر درد سے پورا افاقہ رہا۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال سلسلہ کے بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے قصور تشریف لے گئے ہیں۔

نظارت بیت المال کی طرف سے سید محمد لطیف صاحب مربی کے ضلع شیخوپورہ میں بھیجے گئے۔

آج عصر کے بعد طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول اور ڈی اے وی ہائی سکول قادیان کے درمیان ہاکی میچ ہوا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم چار گول سے جیت گئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص مجھ سے دور رہنا چاہتا ہے وہ ہلاک ہو کر رہے گا

"میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے۔ کہ میں بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھے اس طرح قبول کرتا ہے۔ جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں۔ جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصہ دیا گیا ہے۔ وہ مجھے قبول کرتے ہیں۔ اور کریں گے جو مجھے چھوڑتا ہے۔ وہ اس کو چھوڑتا ہے۔ جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے۔ وہ اس سے کرتا ہے۔ جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے۔ جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا۔ مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے۔ وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے۔ وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے۔ ہر طرف سے اس کی موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے۔ وہی جو بدی کو چھوڑتا۔ اور نیکی کو اختیار کرتا ہے۔ اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے۔ اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا۔ اور خدا تعالےٰ کا ایک بندہ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے۔ وہ مجھ میں ہے۔ اور میں اس میں ہوں۔ مگر ایسا کرنے پر فقط وہی قادر ہوتا ہے جس کو خدا تعالےٰ نفس مزکی کے سایہ میں ڈالتا ہے۔ تب وہ اس کے نفس کی دوزخ

اخبار احمدیہ

ایک ضروری امر
اگر کسی شہر گاؤں یا کسی شہر کے محلے کا نام مادھو لال ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ مفتی محمد صادق۔ قادیان۔

اعلان نکاح
۶ ر اکتوبر سید عبد الرحیم صاحب ولد سید عزیز الرحمٰن صاحب مرحوم قادیان کا نکاح حمیدہ زاہدہ صاحبہ دختر شیخ ولی محمد صاحب ساکن صریح ضلع جالندھر حال قادیان کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے پڑھا۔ ناظر امور عامہ قادیان

درخواست ہائے دعا
۱۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ۳ر جون کے حادثہ کے سلسلہ میں جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اور جس میں گیارہ احمدی ماخوذ ہیں اب آخری مرحلہ پر پہنچ چکا ہے۔ اور عنقریب فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب احمدی بھائیوں کی بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد اسحاق ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کی طبیعت چند دنوں سے بہت خراب رہتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد صدیق جامعہ۔ امرت سر (۳) عزیزم مولوی سید انعام رسول صاحب اور عاجز کی پھوپھی صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ احباب سے صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید محمد زکریا کٹکی از بھدرک (۴) خاکسار جگر کے بڑھنے کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں۔ کہ اب جگر اپنی اصلی حالت پر ہے۔ لیکن پھر بھی کبھی کبھی تکلیف محسوس ہوتی ہے دعائے صحت کیجائے خاکسار محمد منصف خان اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سانپلہ۔ ضلع رہتک۔ (۵) برخوردار محمد امیر اللہ خان عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ برخوردار کی صحت کاملہ اور درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ابو بشیر۔ کشمیر (۶) عزیز امجد کے برسر روزگار ہونے اور عزیز حمید کی صحت کاملہ و عمر درازی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد علی خان اشرف بیرم پور (۷) خاکسار کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا لیکن زچہ اور بچہ دونوں علیل ہیں۔ نیز عزیز محمد مجید اور رفیق احمد بھی سخت بیمار ہیں۔ خاکسار بھی بیکاری کی وجہ سے پریشان ہے۔ احباب ہم سب کیلئے دعا کریں۔ خاکسار محمد بشیر آزاد۔ مرید کے (۸) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب صوبیدار آئی۔ ایم۔ ڈی ملتان بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار اللہ دتا ملتان (۹) چودھری امیر محمد سیکرٹری جماعت علی پور ۱۵ روز سے بیمار اور خانیوال کے سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار کریم بخش علی پور ضلع ملتان

دعائے مغفرت
۱۔ چوہدری رحمت اللہ صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ بوجہ ہارٹ فیل ہونے کے اچانک فوت ہو گئے ہیں چوہدری صاحب مخلص احمدی تھے۔ احباب ان کے لئے اور ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں خاکسار بشیر احمد مولوی فاضل چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔ (۲) خاکسار کا بھتیجا محمود احمد طالب علم بی۔ اے کلاس بعارضہ محرقہ بخار عرصہ دو ماہ بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کریں۔ خاکسار شیخ یوسف علی قادیان

دعائے نعم البدل
۱۔ میرا چھوٹا لڑکا رفیع اللہ ۱۵ ر ستمبر کو فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار محمد عبد اللہ پسرور (۲) ۱۸ ر ستمبر میرا بچہ عزیز منظور احمد فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ خاکسار اللہ رکھا گوندل چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ (۳) چوہدری سلطان علی صاحب کا نوزائیدہ بچہ بقضاء الٰہی ۲۶/۸ کو فوت ہو گیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ عبد الحق۔ ایبٹ آباد۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۱ ر اکتوبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

58	Madam Asiman Ashabi	Lagos-Nigeria Africa
59	Shuarha Hoda Sb.	" " "
60	Afusatu Awevo Sahibah	" " "
61	Abdulai Ajiya	" " "
62	Sainalro Kunbi	" " " "
63	Shnaiba Awuda Sb	" " "
64	Awawa Sahibah	" " "
65	Abudu Salem Sb.	" " "
66	Abdul Kareem Sb.	" " "
67	Sh Abdullah Sb.	Rajamundry.
68	Sh Abdul Qader Sb	"
69	Mr Kostyal Ferenc Hamza Sb	Budapest. Hungry
70	Mr Nagy Lajos Hussian Sb.	" "
71	S. Foyta Nasir Sb.	" "
72	Csorba Miklos Salem Sb	" "
73	Nehai Foyta Gynla Sh	" "
74	Id Csorba Miklos	" "

وی۔ پی کے متعلق ضروری اطلاع

باوجودیکہ جن خریداروں کی قیمت ختم ہونے والی ہوتی ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے کافی عرصہ پہلے اخبار میں اعلان کر دیا جاتا ہے۔ اور صاف طور پر لکھدیا جاتا ہے۔ کہ فلاں تاریخ کو وی۔ پی ڈاکخانہ میں دیدیئے جائینگے۔ اس سے قبل جو کچھ لکھنا ہو۔ لکھا جائے۔ مگر عام طور پر ہوتا یہ ہے۔ کہ احباب مقررہ تاریخ سے کئی کئی روز بعد تک وی۔ پی کے متعلق اطلاعات بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے پیسے ضائع کرنے کے علاوہ دفتری کام میں بھی غیر ضروری اضافہ کرتے ہیں۔

وی۔ پی کے متعلق اعلان کے وقت جو تاریخ دیدی جاتی ہے۔ اس کے بعد پہونچنے والی اطلاعات کی قطعاً تعمیل نہیں ہو سکتی۔ ایسے احباب کو چاہیئے۔ کہ وصول فرما لیا کریں۔ اور انکار کر کے خواہ مخواہ نقصان نہ پہنچایا کریں۔

(مینیجر الفضل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ رجب ۱۳۵۵ھ

ہسپانیہ کی خانہ جنگی

قدرت کے دستِ انتقام کی حرکت

وہ ہسپانیہ جس کی زرخیز سرزمین اور خوشنما وادیاں آج انسانی خون کی ارزانی کا ایک نہایت عبرتناک منظر پیش کر رہی ہیں۔ جہاں عیسائیوں کی دو پارٹیاں سیاسی اقتدار و تفوق حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کا خون بہا کر ملک کو لالہ زار بنانے میں مشغول ہیں۔ جہاں بربریت و وحشت کے وہ زہرہ گداز منظر ہو رہے ہیں۔ جن کے تصور سے ہی انسانی رُوح کانپ اٹھتی ہے۔ وہی ہسپانیہ ہے جس نے کسی زمانہ میں مسلمان بادشاہوں کے زیر انتظام ترقی حاصل کر کے امن و تہذیب اور تمدن و ثقافت کا وہ نمونہ پیش کیا تھا۔ جو تمام مغربی ممالک کے لئے موجبِ رشک بنا رہا۔ مسلمانوں نے اس سرزمین کو علوم و فنون کا مرکز بنایا۔ اس کو تہذیب و تمدن سے روشناس کرایا۔ اس کی ظاہری و معنوی حالت کو درست کیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کو ہر لحاظ سے پُرامن بنا دیا لیکن کئی سو سال آغوشِ امن میں رہنے کے بعد بعد اندرونی کمزوریوں اور بیرونی حملوں کے باعث یہ ملک مسلمانوں کے قبضہ سے نکل کر عیسائیوں کے تصرف میں چلا گیا۔ مسلمانوں پر عیسائیوں نے جو جو مظالم ڈھائے۔ اور جس سنگدلی سے انہیں برباد کر کے باہر نکال دیا۔ وہ ایک بہت لمبی اور دردناک داستان ہے۔ چشمِ فلک نے یہ مظالم دیکھے۔ قدرت نے انہیں اپنے لوحِ دل پر منقوش کر لیا۔ اس کا دستِ انتقام حرکت میں آیا۔ اور یہ وہی مکافاتِ عمل ہے۔ جس کا نمونہ ہم آج ہسپانیہ کی اس خانہ جنگی کی شکل میں دیکھ رہے ہیں جس میں دو نصرانی جماعتیں ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ہو کر قتل اور خونریزی کو انتہا تک پہونچانے میں مصروف ہیں۔

ہسپانیہ کو اسلامی عہدِ سلطنت نے جن برکات سے متمتع کیا۔ اور اسے جو ترقی دی۔ اس پر بڑے بڑے یورپین مورخین کے بیان شاہد ہیں۔ چنانچہ مشہور مورخ سٹینلے لین پول (Stanley Lane-Poole) ایک موقعہ پر ہسپانیہ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"کئی صدیوں تک ہسپانیہ تہذیب و تمدن کا مرکز۔ علوم و فنون اور ہر قسم کی لطافتوں کا گہوارا بنا رہا۔ لیکن مُوروں کو وہاں سے نکال دیا گیا۔ کچھ عرصہ تک عیسائی ہسپانیہ مستعار روشنی سے چاند کی سی جھلک کا حامل رہا۔ لیکن اس کے بعد اسے گہن لگ گیا۔ اور اس وقت سے لیکر اب تک ہسپانیہ تاریکی اور ظلمت میں پڑا غوطے کھا رہا ہے۔"

مسٹر ون وُوڈ ریڈ (Winwood Reade) اپنی ایک کتاب شہادتِ انسانی (The Martyrdom of man) میں لکھتے ہیں۔

"اس ملک کو کارتھیجیوں نے وہاں کے اصلی باشندوں سے چھینا۔ کارتھیجیوں سے رومیوں نے حاصل کیا۔ رومیوں سے گوتھس نے لیا۔ اور گوتھس سے عربوں اور مُوروں نے اسے حاصل کیا۔ عربوں نے ہسپانیہ کو امن اور خوشحالی کی اس اوج تک پہنچایا جو اس کو قبل ازیں کبھی نصیب نہ ہوئی تھی انہوں نے اس ملک کی سرزمین کو محلات مساجد۔ شفاخانوں۔ پلوں اور بے شمار انہار سے جو کوہسار کے دامنوں میں سے گذرتی۔ اور وادیوں کی خوبصورت محرابوں میں بہتی ہوئی قدیم روما کی یادگاروں کو بھی مات کر رہی تھیں مالامال کر دیا۔ . . . . . . ایسے وقت میں جبکہ یورپ میں کتابیں اس قدر مفقود تھیں کہ جس شخص کے پاس ایک کتاب بھی ہوتی تھی۔ وہ اسے چرچ کو دے دیتا۔ اور اپنے گناہوں کو بخشوانے کے لئے اسے قربانگاہ پر رکھدیتا تھا۔ ایسے وقت میں جبکہ کیرڑ کے تین یا چار سو تعدان متمول ترین صومعوں کا ایک نہایت عظیم الشان عطیہ تصور کئے جاتے تھے۔ جب انگلستان کا ایک پادری بھی لاطینی کا اپنی مادری زبان میں ترجمہ نہ کر سکتا تھا۔ جب اٹلی میں بھی اگر ایک راہب علمِ حساب کی معمولی معمولی باتیں جمع کر لیتا تو اسے ساحر سمجھا جاتا تھا۔ یہی ایک ملک ایسا تھا۔ جس میں ہر بچے کو پڑھنا اور لکھنا سکھایا جاتا تھا۔ جہاں ہر شہر میں ایک پبلک لائبریری تھی۔ کتابوں کا جمع کرنا جنون کی حد تک پہونچ چکا تھا۔ عورتیں شعر گوئی اور ڈرامہ میں نمایاں امتیاز حاصل کرتی تھیں۔ اندھے کثرت سے عالم و فاضل تھے۔ اہلِ سائنس سائنٹیفک تجربات کرتے اور اپنے دار التجارب میں اسطرلاب استعمال کرتے تھے۔ اڑنے والی مشینیں ایجاد کرتے اور ہندوستانی علم النجوم اور الجبرے کا مطالعہ کرتے تھے۔"

یہ تھے وہ برکات جو عہدِ اسلامی میں ہسپانیہ کو حاصل ہوئے۔ لیکن بعد میں آنے والی عیسائی حکومت کے دستِ تصرف نے ملک کو ان سے یکسر محروم کر دیا لائبریریاں جلا ڈالیں۔ محلات۔ مساجد کو یا تو تباہ کر دیا گیا۔ یا انہیں کلیساؤں کی شکل میں تبدیل کر لیا گیا۔

آج جبکہ اس ملک میں خانہ جنگی کی آگ کے شعلے پوری قوت سے بھڑک رہے ہیں۔ مُوروں کو جنہیں آج سے قریباً چار سو سال قبل اس ملک سے نکال دیا گیا تھا۔ پھر واپس بلایا جا رہا ہے لیکن اس لئے نہیں۔ کہ ان سے امن کا درس لیا جائے۔ بلکہ اس لئے کہ دشمنوں کے خون سے اپنے نوکِ سنان کو رنگین کرنے کے لئے ان سے امداد حاصل کی جائے جس طرح صلیب کے پرستاروں نے گذشتہ وقتوں میں بعض مُوروں کو لالچ دے کر اپنی حمایت میں کھڑا کر لیا تھا۔ اسی طرح اب بھی انہیں اپنی زندگیاں بیچ ڈالنے کی تحریص دلائی جا رہی ہے۔ مُوروں کو اپنا آلۂ کار بنانے والوں کے مدنظر محض اپنا فائدہ ہے۔ اور یہ ممکن نہیں کہ مُور اپنے عظیم المرتبت آباؤ اجداد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہسپانیہ میں امن و سکون قائم کر کے اس میں اسلامی علم گاڑنے میں کامیاب ہو جائیں لیکن یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ وہ دینِ فطرت جس نے قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں میں جوشِ عمل جذبۂ خدمت۔ اور ولولہ اتحاد پیدا کر دیا تھا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ زندہ ہو رہا ہے۔ اور آج آپ کا ایک غلام جنگ کی شعلہ باریوں کے درمیان اشتراکیوں اور باغیوں دونوں کو امن و محبت کا درس دینے میں مصروف ہے۔ اشتراکی باغیوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے ان کی تلاش میں ہیں۔ اور باغی اشتراکیوں کی تلاش میں مگر خدا تعالےٰ کا وہ سپاہی ان دونوں میں سے ایسے لوگوں کی تلاش میں ہے جو اس کی باتوں کو سنیں۔ تا وہ انہیں خدا تعالےٰ کا وہ پیغام سنائے۔ جو اس زمانہ کا ہادی و مرسل دُنیا کی ہدایت کے لئے لایا۔ اور جس کے قبول کرنے سے حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔

اگرچہ مدعیانِ امن و تہذیب اور دعویداران عدل و انصاف ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے معاملات میں عدم مداخلت کا سوانگ رچانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ لیکن ان کا عمل ان کے قول کی تغلیط کر رہا ہے۔ اور ان جھوٹے دعویداروں کی دسیسہ کاریوں کو دیکھکر بے اختیار یہ شعر زبان پر آجاتا ہے

کوئی پوچھے کہ اسے تہذیبِ انسانی کے استاد و
[illegible]

قرآن مجید کی حکیمانہ ترتیب

(حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے قلم سے)

اللہ تعالےٰ نے سورۂ نحل کے پہلے رکوع میں انسانوں پر اپنے ہر قسم کے دینی و دُنیوی انعامات گنا تا ہوا مولیشیوں اور پالتو چارپایوں کا ذکر کر کے فرماتا ہے۔ کہ لوگو! تم نے غور نہیں کیا۔ کہ یہ مولیشی اور چارپائے تمہارے لئے کس قدر نعمت عظمےٰ ہیں؟ اور ان کا وجود تمہارے لئے کس قدر مفید اور نافع ہے؟ دیکھو کسی جانور پر تم سوار ہو کر قطع مسافت کی مشقتوں سے بچتے ہو۔ اور کسی کا گوشت کھا کر بھوک کی سختی سے نجات پاتے ہو اور کسی کا دودھ پی کر اپنی زندگی قائم رکھتے ہو۔ اور کسی کے چمڑے کے لباس سے سردی اور گرمی سے محفوظ رہتے ہو۔ غرض چارپایوں کے بہت سے مادی فائدے گنا کر پھر ان کے ذہنی فائدہ کا ذکر کرتا ہوا فرماتا ہے:-

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ
اور تمہارے لئے ان (مولیشیوں) میں زینت ہے
حِيْنَ تُرِيحُوْنَ
جب تم انہیں شام کو چرا کر واپس لاتے ہو
وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ
اور جب تم انہیں صبح کو چرانے کیلئے لیجاتے ہو

یعنی تم دیکھتے ہیں۔ کہ تمہارے مولیشی جب جنگل سے چر کر واپس آتے ہیں۔ یا چرنے کے لئے جنگلوں۔ میدانوں اور کھیتوں میں صبح کے وقت جاتے ہیں۔ تو تم انہیں دیکھ دیکھ کر پھولے نہیں سماتے اور اپنے ہم جنسوں میں بیٹھے فخر کرتے ہو کہ ہم اتنے مولیشیوں کے مالک ہیں تم کبھی اپنے ناگوری بیلوں کے قد اور سینگوں کی ستگوٹیوں کو دیکھ کر خوشی سے جھومتے ہو۔ اور کبھی اپنے تیز رفتار عربی نسل کے گھوڑوں کی مستانہ چال کو دیکھ کر مست ہوئے جاتے ہو۔ اور حضرت سلیمانؑ کی طرح نوکروں چاکروں کے ہوتے ساتے خود کھڑے ہو کر کھڑے ہو جاتے ہو۔ اور کبھی اپنے مجبورے رنگ کی دودھیل بھینسوں کو آتے جاتے دیکھ کر تم میں مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اور کبھی اپنی بکریوں کے ریوڑ پر نظر کر کے اپنی مالی حیثیت کا جائزہ لینے لگتے ہو۔ مگر کبھی تم نے یہ سوچنے کی تکلیف بھی گوارا کی ہے۔ کہ یہ جانور تم کو کس نے دیئے؟ اور یہ مال کہاں سے آیا؟ اور یہ جیتی پھرتی منقولہ جائداد کس کا عطیہ ہیں۔ جو سنو یہ سب کچھ اللہ کا عطیہ۔ اس کی موہبت۔ اور اس کی بخشش ہے:-

پس جہاں تم ان جانوروں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہو۔ وہاں ان جانوروں کے پیدا کرنے والے کا شکر بھی ادا کرو:-

یہ ہے اصل مضمون جو اس رکوع میں بیان کیا گیا ہے۔ لیکن یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ترتیب طبعی کو کیوں چھوڑ دیا؟ جبکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ چارپائے اور مولیشی پہلے صبح کو چرنے کے لئے جنگل میں جاتے ہیں اور پھر شام کو واپس آتے ہیں۔ اس لئے بظاہر اس آیت کے الفاظ یوں ہونے چاہیئے تھے:-

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِيْنَ تَسْرَحُوْنَ وَحِيْنَ تُرِيحُوْنَ (یعنی تمہارے مولیشی تمہارے لئے موجب زیبائش ہیں۔ جبکہ تم انہیں صبح کو چرانے کے لئے لے جاتے ہو۔ اور جب انہیں شام کو چرا کر واپس لاتے ہو۔ مگر قرآن مجید نے ترتیب طبعی کو چھوڑ کر یوں فرمایا ہے۔

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں چارپایوں کی شام کی واپسی کا ذکر پہلے کر دیا ہے اور صبح کی روانگی کا بعد میں۔ اس لئے اس جگہ بالطبع سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ کونسی حکمت مصلحت اور خوبی تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ترتیب طبعی کی بجائے دوسری ترتیب اختیار فرمائی۔ اس سوال پر غور کرنے سے مجھے موجودہ ترتیب کی جو حکمتیں اور مصلحتیں معلوم ہوئیں۔ وہ میں لکھنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں۔ کہ یہاں پر خدا تعالےٰ کا مقصد لوگوں کو یہ بتانا نہیں۔ کہ جانور صبح کو چرنے جاتے ہیں۔ اور شام کو واپس آتے ہیں۔ کیونکہ یہ تو بدیہی بات ہے۔ اور ایک بچہ بھی اسے جانتا ہے۔ بلکہ جانوروں کو بھی معلوم ہے۔ تبھی وہ صبح کو جاتے اور شام کو خود بھاگ کر اپنے اپنے ٹھکانوں پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور الہٰی کتاب کو اس سے غرض ہی کیا۔ کہ وہ لوگوں کو یہ بتاتی پھرے کہ صبح کو چوپایوں کی روانگی ہوتی ہے اور شام کو واپسی۔ بلکہ یہاں پر حق سبحانہٗ تعالےٰ اپنا ایک احسان جتا کر لوگوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بجائے فخر کے میرا شکر بجا لاؤ۔ اور بجائے تکبر کے میرے حضور انکسار دکھاؤ۔ اور بجائے اترانے کے میری جناب میں جھک جاؤ۔ اور ہر وقت میری مہربانیوں کے گن گاؤ۔ کہ میں نے تمہیں گھوڑے۔ گدھے۔ خچر۔ گائے بھینسیں اور بکریوں کے ریوڑ دیئے۔ کہ علاوہ بہت سے مادی فائدوں کے تم اپنے ہم جنسوں میں ان کی وجہ سے فخر خوشی۔ اور سرور محسوس اور ظاہر کرتے ہو۔ اور یہ جانور تمہارے لئے جمال یعنی زیبائش کا موجب ہیں۔ پس اس سوال کو حل کرنے کے لئے اس آیت میں لفظ جمال کو بطور کنجی کے سمجھو۔ تو صاف معلوم ہوگا کہ جو ترتیب اختیار کی گئی ہے۔ وہ جمال یعنی زیب و زینت کے لحاظ سے واقعی سچی اور پوری طرح حقیقی اور درست ترتیب ہے۔ اور اس کی دو وجہیں ہیں:-

وجۂ اوّل :- پہلی وجہ یہ ہے۔ کہ صبح کے وقت بے شک جب کسی زمیندار کے مولیشی چرنے کے لئے باہر جاتے ہیں۔ تو وہ انہیں دیکھ کر خوشی اور فخر محسوس کرتا ہے۔ مگر ہر شخص جانتا ہے۔ کہ صبح کو جانور اکٹھے ہو کر باہر نہیں جاتے۔ بلکہ ہر گھر سے الگ الگ روانہ ہو کر کھیتوں۔ چراگاہوں اور جنگلوں میں پہونچ جاتے ہیں۔ لیکن شام کو سارے گاؤں کے مولیشی مل کر سینکڑوں کی تعداد میں گاؤں کی طرف آتے ہیں۔ اور جو نظارہ مولیشیوں کے اجتماع کا شام کو واپسی کے وقت ہوتا ہے۔ وہ صبح کو روانگی کے وقت نہیں ہوتا۔ اور جو فخر ایک زمیندار کو اپنے مولیشیوں پر اس وقت ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کے مولیشی دوسرے سینکڑوں مولیشیوں میں گھرے ہو کر اپنے قد۔ اپنی مضبوطی۔ اپنے رنگ۔ اپنی چال اور اپنی مخصوص رفتار میں ممتاز نظر آتے ہیں۔ وہ اس فخر سے ہزاروں گنے زیادہ ہوتا ہے۔ جو کہ صبح کے وقت بغیر مقابلہ کے محض اپنے مولیشیوں کو دیکھ کر کسی زمیندار کو ہو سکتا ہے۔ پس جمال کے لحاظ سے مولیشیوں کا مالک صبح کی نسبت شام کو زیادہ خوش اور مسرور ہوتا ہے۔ اور گو مقابلہ کا یہ فخر ان زمینداروں سے مخصوص ہے۔ جن کے مولیشی دوسروں سے اچھے اور اعلےٰ ہوتے ہیں مگر خود بحیثیت مجموعی بھی ہر گاؤں اپنے مولیشیوں کی زینت اور زیبائش کے لحاظ سے بجائے صبح کے شام کو زیادہ نمایاں اور ممتاز ہوتا ہے۔ کیونکہ صبح کو وہ اجتماع مولیشیوں کا کبھی نہیں ہوتا۔ جو شام کو ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح گو لوگ صبح کو بھی سیر کو جاتے ہیں۔ مگر بہت کم۔ ہاں شام کو امراء اور متوسط درجہ کے لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کر اور شکرموں اور فٹنوں میں بیٹھ کر ہوا خوری کے لئے شام ہی کو نکلتے ہیں۔ اور ان کی زیبائش کی نمائش شام ہی کو قائم ہوتی ہے:-

وجۂ ثانی - دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ صبح کو عموماً مولیشی خالی پیٹ جنگلوں۔ میدانوں اور کھیتوں کو جاتے ہیں۔ نیز دودھ دینے والی گائے اور بھینسیں خالی تھنوں سے روانہ ہوتی ہیں۔ لیکن شام کو چر چگ کر اور خوب سیر ہو کر واپس آتی ہیں۔ اس لئے رنگ و روپ کا نکھرنا اور پیٹ اور پسلیوں کا پھولا ہونا اور ان کی جسامت کا نمایاں ہونا۔ اور تھنوں کا دودھ سے بھر جانا جو اپنی بہار شام کو دکھاتا ہے۔ وہ صبح کو کہاں؟

پس جمال کے لحاظ سے مولیشیوں کی زیبائش شام کو زیادہ محسوس و مشہود ہوتی ہے۔ بہ نسبت صبح کے اس لئے ہمارے حکیم خدا کی حکیم کتاب نے جانوروں کی شام کی واپسی کا پہلے ذکر فرمایا۔ کیونکہ وہ جمال کے لحاظ سے اول درجہ پر ہوتی ہے۔ اور صبح کی روانگی کا بعد میں۔ کیونکہ وہ زیبائش کے لحاظ سے دوم درجہ پر ہے۔ پس منجملہ اور بہت سی وجوہ کے جو ہمیں معلوم نہیں یہ دو وجہیں ایسی ہیں۔ جن کو مدنظر رکھ کر اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں ترتیب طبعی کو چھوڑ کر واپسی کے ذکر کو روانگی کے ذکر سے پہلے رکھا ہے:-

69

اہلِ پیغام کو تحریری و تقریری مُناظرہ کا چیلنج

پُرانی "ہوشیاری" کے مقابلہ میں ہمارا واضح جواب

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ "الفضل" (۱۵ ستمبر) میں مضمون زیر عنوان "مسئلۂ نبوت کے متعلق ایک اور فیصلہ کُن تحریر" میں جہاں مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی ایک نہایت واضح تحریر کا عکس پیش کیا تھا۔ وہاں بعض مغالطہ دینے والے اہلِ پیغام کے اس مغالطہ کا بھی ازالہ کیا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ ان سے حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے بارہ میں بحث کرنے سے پہلوتہی کرتی ہے۔ بالآخر ہم نے لکھا:۔

"ہم پھر ایک مرتبہ بآواز بلند اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں میں جُرأت ہے۔ تو آئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے بارہ میں تحریری اور تقریری مناظرہ کرلیں۔ کیا کوئی ہے۔ جو ہمارے اس چیلنج کو منظور کرے"۔

توقع تھی۔ کہ کم از کم اب کی مرتبہ ہی اہلِ پیغام سیدھے راستہ سے مناظرہ کے لئے میدان میں آئیں گے۔ مگر افسوس کہ یہ امید پوری نہ ہُوئی۔ پھر وُہی "بارہ آدمی بطور ثالث منتخب کرلئے جائیں" کی پُرانی رام کہانی شروع کردی گئی ہے۔ گویا نہ بارہ آدمیوں کا انتخاب ہو۔ اور نہ وُہ مناظرہ کریں۔ پھر مزید برآں یہ کہ دوسری طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی بنفس نفیس مناظر ہوں۔ اس صورت حالات میں اہلِ پیغام کے "جائنٹ سکرٹری" کا اپنے مقالہ کا عنوان "قادیانی چیلنج منظور" رکھنا کہاں تک انصاف پروری کہلا سکتا ہے؟ اہلِ پیغام بتلائیں۔ کہ کیا حق پژوہی اسی کا نام ہے؟

ہمارا چیلنج ہے کہ ہم سے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تحریری اور تقریری مناظرہ کرلو۔ فریقین کے پرچے چھپ جائیں گے۔ مگر آپ ہیں۔ کہ بارہ آدمیوں کا انتخاب ورد زبان بنا رہے ہیں۔ حالانکہ خود ہی لکھتے ہیں۔ کہ "اگر ان بارہ آدمیوں کی کثرت رائے ایک طرف ہو جائے۔ تو بحث کے ساتھ ان کا فیصلہ بھی شائع کردیا جائے۔ ورنہ خالی مباحثہ شائع کردیا جائے"۔

جبکہ پھر بھی اغلب ہے۔ کہ خالی مباحثہ ہی شائع کرنا پڑے۔ تو اس انتخابی تضیع نامرضیہ کی ضرورت ہی کیا ہے؟ کیا کبھی مذاہب کا فیصلہ کثرت رائے سے بھی ہوا کرتا ہے؟ آپ کی تجویز کے مطابق چار احمدی۔ چار غیر مبایع۔ اور چار غیر احمدی ہوں گے۔ تو گویا درحقیقت آپ غیر احمدیوں کے ہی فیصلہ پر انحصار رکھنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا آپ کی یہ تجویز نہایت ناموزوں۔ اور دینی بحث کی روح کے صریح منافی ہے۔ ہم ہرگز کسی ایسی تجویز کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جس سے عقائد کو بازیچۂ اطفال بنا دیا جائے۔ اور دینی معاملات کو فتح و شکست کے اعلان کا ذریعہ سمجھا جائے۔

ہاں دوسری بات کے متعلق ہماری طرف سے یہ واضح ترین اعلان ہے۔ کہ محض اس بنا پر کہ چونکہ مولوی محمد علی صاحب ایک انجمن کے پریذیڈنٹ ہیں۔ ان کا حق ہے۔ کہ وُہ بجز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کسی سے بحث نہ کریں۔ آپ کی تجویز سے ہمیں اتفاق نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی جو پوزیشن ہے۔ اور جس طرح لاکھوں انسان آپ کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس کا عشر عشیر بھی مولوی محمد علی صاحب کو حاصل نہیں۔ اگر ہم مولوی صاحب کی زیادہ سے زیادہ عزت افزائی کریں۔ تو انہیں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظر صاحب اعلےٰ کی مانند سمجھا جاسکتا ہے۔

پس اس شرط کے لئے آپ نے جو بنیاد قائم کی ہے۔ وُہ محض غلط ہے۔ عجیب بات ہے۔ کہ غیر مبایعین کے سکرٹری نے جمعیۃ العلماء دہلی کے صدر مولوی کفایت اللہ صاحب کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب کے آمادۂ بحث ہونے کا اعلان کیا ہے۔ بلکہ صدر کیا جمعیۃ العلماء کے ہر ایسے نمائندہ سے بحث کے لئے آپ تیار ہیں۔ جس کی فتح اور شکست جمعیۃ العلماء کی فتح اور شکست ہوگی۔ (ٹریکٹ ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء)

لیکن جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں غیر مبایعین کے پریذیڈنٹ صاحب کو اپنی شان کا خاص خیال آجاتا ہے؟ آخر یہ دو پیمانے کیوں؟ کیا جن کے پاس مضبوط دلائل ہوا کرتے ہیں۔ وُہ آپ کی طرح ہی دورنگی چال چلتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ مولوی محمد علی صاحب آخر وُہی تو ہیں۔ جنہوں نے آیت قرآنی ومن النخل من طلعھا قنوان دانیۃ میں "قنوان" کو "تثنیہ اور جمع" لکھا ہے۔ (بیان القرآن صفحہ ۷۶۲)

بہرحال مولوی محمد علی صاحب کے کسی "جائنٹ سکرٹری" کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ اس بات پر ضد کرے۔ کہ مولوی صاحب کے مقابلہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی مناظر ہوں۔

میں اہلِ پیغام کے اس رویہ کی کجی کے ذکر کے بعد پوری ذمہ داری کے ساتھ اعلان کرتا ہوں۔ کہ بایں ہمہ اگر اہلِ پیغام مناظرہ کے لئے آمادہ ہوں اور منصفانہ شرائط منظور کریں۔ تو انشاء اللہ یہ ایک فیصلہ کُن مناظرہ ہوگا۔ خواہ اس میں مناظرہ کرنے والے خود سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہوں۔ یا آپ کا کوئی نمائندہ جیسا کہ دوسری طرف سے خواہ مولوی محمد علی صاحب خود مناظر ہوں۔ یا ان کا کوئی نمائندہ۔ ہماری طرف سے شرائط حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ مضمون نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوگا۔

۲۔ مناظرہ تحریری ہوگا۔ خاتمہ پر فریقین کے مناظر خود پرچے پڑھ کر سنائیں گے اور وقت مقررہ کے اندر مناسب تشریح کرسکیں گے۔

۳۔ ہر فریق کا مناظر اپنے فریق کا نمائندہ ہوگا۔ جس کے لئے اسے تحریری سند پیش کرنی ہوگی۔

۴۔ جماعت احمدیہ کا مناظر مدعی ہوگا۔ اور اس کے ذمہ اثبات نبوت مسیح موعود ہوگا۔ اور غیر مبایعین کا مناظر معترض ہوگا۔

۵۔ کل نو پرچے ہوں گے۔ پانچ مدعی کے۔ اور چار معترض کے۔ پہلا اور آخری پرچہ مدعی کا ہوگا۔

۶۔ ہر پرچہ ایک ایک گھنٹہ میں بالمقابل بیٹھ کر لکھا جائے گا۔ ہر پرچہ کے سنانے کے لئے بیس منٹ مقرر ہوں گے۔

آج ہم ایک مرتبہ پھر تفصیلی چیلنج دے کر غیر مبایعین کے چھوٹوں اور بڑوں سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وُہ ہمارے اس چیلنج کو منظور کرکے اپنی انصاف پسندی کا ثبوت دیں۔ اور نبوت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک فیصلہ کُن مناظرہ کرلیں۔

"جائنٹ سکرٹری" صاحب کا فرض ہے۔ کہ جناب پریذیڈنٹ صاحب انجمن اشاعت اسلام سے مشورہ کے بعد جواب اثبات میں شائع کریں۔ تا کہ اور تاریخ وغیرہ کا جلد فیصلہ کیا جاسکے۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار

ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری۔ مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

جاوا میں تبلیغ احمدیت

بٹاویہ ۲ر اکتوبر۔ مجھے جاوا میں آئے تقریباً سات ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس قلیل عرصہ میں ملائی زبان بہت اچھی طرح بول سکنے کے قابل ہو چکا ہوں۔ آج سے چار ماہ پیشتر میں یہاں کی زبان میں اپنا مطلب بیان کرنے کے قابل ہو چکا تھا۔ جب کسی نئے آدمی سے گفتگو کا موقعہ ملتا ہے۔ تو وہ بغیر تعجب کئے نہیں رہ سکتا۔ کہ کس طرح میں نے اس قدر قلیل عرصہ میں اتنی زبان سیکھ لی۔ اور بعض تو اس بات پر یقین ہی نہیں کرتے۔ کہ واقعہ میں مجھے یہاں آئے صرف چند ماہ گزرے ہیں۔ میں خود بھی خدا تعالیٰ کا خاص فضل محسوس کرتا ہوں۔ کہ جب میں یہاں آیا۔ تو ایک لفظ ملائی کا نہ جانتا تھا۔ مگر اس قلیل عرصہ میں کئی دفعہ تین تین گھنٹہ مسلسل جلسوں میں تقریریں کیں۔ اب چند روز سے ڈچ زبان سیکھنی شروع کر دی ہے۔ مگر روز بروز کام کے بڑھتے چلے جانے کی وجہ سے مطالعہ کا کم موقعہ ملتا ہے۔ شروع شروع میں بوجہ یہاں کی زبان نہ جاننے کے صرف انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ میں تبلیغ پر مجبور تھا۔ مگر اب خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بلحاظ زبان تبلیغ میں کوئی روک باقی نہیں رہی۔

ہفتہ میں تین بار عورتیں کلب میں آتی ہیں۔ جن کی تعداد ۲۰ تک ہوتی ہے۔ میں اور جناب مولوی رحمت علی صاحب انہیں قرآن مجید پڑھاتے ہیں۔ اسی طرح تین بار چند مرد قرآن پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ اور ہر اتوار کی رات کو تبلیغی جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں مختلف مضامین کے متعلق تقریریں کی جاتی ہیں۔ میں ان جلسوں میں باقاعدہ تقریریں کرتا ہوں۔ بدھ کی رات کو احمدی احباب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیتا ہوں اس پروگرام کے علاوہ خدا تعالےٰ کے فضل سے انفرادی تبلیغ کا موقعہ بھی ملتا رہتا ہے

۲۲ر ستمبر کی شام ہمارے ایک احمدی بھائی اپنے ہمراہ ایک نوجوان کو لائے۔ ۷ بجے سے لیکر ۹ بجے تک دو گھنٹہ ان سے گفتگو ہوئی انہوں نے نہایت غور سے میری باتیں سنیں بعد گفتگو ان کو Ahmadia Movement اور ریویو آف ریلیجنز کی ایک ایک کاپی دی گئی۔ یہ گفتگو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق تھی۔ یعنی احمدیت کے پاس کیا دلائل ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "جگت گرو" تھے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان پر گفتگو کا نہایت گہرا اثر ہوا۔ اور انہوں نے بے اختیار ہو کر کہا۔ "آج مجھے مذہب کے متعلق تسلی بخش دلائل ملے ہیں"۔ بعد ازاں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تصویریں ان کی خواہش پر دکھلائیں۔

۲۵ر ستمبر کو شام کے آٹھ بجے میں اپنے دو احمدی طالب علموں کے ہمراہ ایک صاحب کے ہاں گیا۔ جو کہ یہاں لا کالج کے طالب علم ہیں۔ اور ان کے دادا صاحب یورپ میں عیسائی مشنری ہیں۔ چار ماہ پیشتر ان سے ایک دفعہ ملاقات کا موقعہ ہوا۔ جس کے بعد چھٹیوں میں یہ صاحب کسی اور شہر چلے گئے تھے۔ جس وقت ہم ان کے مکان پہنچے وہاں پانچ اور طالب علم بیٹھے تھے۔ انگلش میں سب گفتگو شروع ہوا۔ شروع میں ہندوستان کے متعلق چند باتیں انہوں نے دریافت کیں۔ بعد ازیں عیسائیت اور احمدیت کے متعلق تبادلہ خیالات ہوا۔ میں نے سلسلہ احمدیہ کے متعلق انہیں واقفیت بہم پہونچائی۔ اور پھر واقعہ صلیب پر گفتگو شروع ہوئی ۱/۲ ۹ بجے تک یہ سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ آپ پھر آئیں۔ تو ہم تفصیلی طور پر ان مسائل پر گفتگو کریں گے۔

۲۶ر ستمبر کی شام کو میں بوگر روانہ ہو گیا۔ کیونکہ وہاں کی جماعت نے ۲۷ر ستمبر کو ایک جلسہ مقرر کیا تھا۔ جس میں صرف ایک ہی مضمون رکھا تھا۔ اور وہ میرے سپرد کیا تھا۔ مضمون یہ تھا کہ "کیا اسلام اور احمدیت میں فرق ہے"؟ جلسہ اتوار کو صبح ۹ بجے شروع ہوا۔ اس کے متعلق ہفتہ بھر پیشتر اشتہار شائع کر دیا گیا تھا۔ ۱/۲ ۹ بجے میں نے تقریر شروع کی۔ جو مسلسل ۳ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور اس تقریر میں میں نے احمدیت اور اصل اسلامی اصول کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ یہ ایک ہی چیز ہے۔ اس کے بعد موجودہ مسلمانوں اور ہم میں جو اختلافی مسائل ہیں۔ ان پر تقریر کی۔ یا مسیح موعودؑ۔ مسیح اور مہدی دونوں ایک شخص کے نام ہیں۔ مہدی یعنی مسیح اسی امت سے ہوگا۔ پھر وفات مسیح۔ اجرائے نبوت مسئلہ جہاد۔ اور اخیر میں صداقت مسیح موعود از روئے احادیث ثابت کی۔ چونکہ یہ احمدیت کے خاص مسائل کے متعلق جلسہ تھا۔ اس لئے سب فرقوں کو خاص طور پر دعوت دی گئی تھی بعد ازاں پریذیڈنٹ جلسہ نے اعتراض کرنے کے لئے ۱/۲ گھنٹہ کی اجازت دی۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے کسی نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ چند منٹ کے پریذیڈنشل ریمارکس کے بعد جلسہ ایک بجے ختم ہوا۔

جلسہ کے بعد ۲ بجے دوپہر میں وہاں سے روانہ ہوا۔ راستہ میں ٹرین کے گارڈ صاحب جو کہ جناب مولوی رحمت علی صاحب کے واقف تھے۔ ان سے خاتم النبیین کے متعلق گفتگو ہوئی ۴ بجے میں کلب ہوس بٹاویہ پہنچا۔ تو جناب مولوی صاحب دو عیسائی نوجوانوں سے تبلیغی گفتگو میں مشغول تھے۔

۲۸ر ستمبر بروز سوموار بوقت شام میں ایک چینی صاحب جو کہ یہاں پر ایڈووکیٹ ہیں اور نوجوان ہیں سے ملنے گیا۔ اپنا نام و پتہ بتانے کے بعد پہلے انہیں احمدیت کی مختصر سی تاریخ سنائی۔ پھر اسلام کی خوبیوں سے انہیں مطلع کیا۔ چونکہ وہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے اس لئے انہوں نے میرے ۱/۲ ۱ گھنٹہ کی گفتگو کے بعد کہا۔ کہ اصل مقصد مذہب کا خدا تک پہونچانا ہے۔ یعنی اللہ اور بندہ کے درمیان روحانی تعلق پیدا کرنا۔ میں نے کہا بالکل ٹھیک اور یہی مقصد احمدیت کا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ عیسائیت بھی یہی مقصد لئے ہوئے ہے۔ اس پر میں نے عیسائیت اور اسلام میں روحانیت کی تعلیم کا مقابلہ کرتے ہوئے انہیں اسلام کی حقیقت سے آگاہ کیا۔ مگر وہ اس بات پر اڑے رہے۔ کہ یہ روحانیت آجکل کے عیسائیوں میں بھی ہے۔ میں نے ان سے کہا۔ عیسائیوں کی روحانیت کا امتحان تو بائبل کی تعلیم کے ماتحت ہی ہوگا۔ اور مسیح ناصری علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ "اگر تم میں ایک رائی کے دانہ بھر بھی ایمان ہو۔ تو پہاڑ کو تم ہٹا سکتے ہو۔ اور دریاؤں کو تھما سکتے ہو" کیا آج کوئی عیسائی ہے۔ جو یہ دعویٰ کرے۔ کہ اس میں رائی بھر بھی ایمان ہے۔ روحانیت تو الگ رہی۔ اس پر انہیں خاموشی اختیار کرنی پڑی۔ پھر میں نے ان سے کہا۔ کہ عیسائی گو بائبل کا نام رٹتے ہیں۔ مگر وہ ہرگز اس کے قوانین پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے۔ یہ تہذیب کا سبق اور اخلاق کا مادہ عیسائیوں نے اسلامی تعلیم سے لیا۔

پھر گفتگو کا پہلو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بدلا۔ اور یہ سلسلہ گفتگو تقریباً ۱/۲ ۱ گھنٹہ جاری رہا۔ انہوں نے نہایت ہی غور سے سنا۔ صداقت مسیح موعودؑ کو بائبل سے ثابت کرتے ہوئے میں نے ان سے کہا۔ کہ آپ ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ انہوں نے اقرار کیا۔ کہ میں آپ کے کلب ضرور کسی دن آؤں گا۔ یہ گفتگو انگلش میں ہوئی۔

۲۹ر ستمبر کو میں اپنے ایک احمدی بھائی کے ہمراہ ایک صاحب کے گھر پر گیا۔ وہاں ۱۰ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک "اسلام کس طرح اس دنیا کی اصلاح کر سکتا ہے" پر گفتگو کی۔ وہ صاحب نہایت اخلاص سے پیش آئے۔ اور ان پر اچھا اثر ہوا۔

۳۰ر ستمبر کو صبح ۹ بجے ایک طالب علم جو کہ احمدیت سے بہت عشق رکھتے ہیں۔ اپنے کالج سے ایک سٹوڈنٹ کو ساتھ لائے۔ اور ان سے احمدیت اور صداقت مسیح موعود پر ۱۲ بجے تک سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ دوران گفتگو میں انہوں نے چند سوالات کئے۔ جنکا تسلی بخش جواب دیا گیا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت کے دلائل کی صداقت کو مانے بغیر انسانی دماغ نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ وہ دیانتداری سے کام لے۔ اور اسکا ثبوت خدا تعالےٰ کے فضل سے یہی ہے کہ جو انہیں سنتا ہے۔ اسے اعتراض کا موقعہ باقی نہیں رہتا۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالےٰ ان لوگوں کے دلوں کو کھول دے۔ اور احمدیت کے دلائل کے تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو کہ نفسانی خواہشوں کے پردے میں لپٹے ہوئے ہیں

(طالب دعا خاکسار ملک عزیز احمد)

جرگۂ اشرار

از جناب میاں محمد احمد صاحب ظفر بی اے آنرز ایل ایل بی - کپورتھلہ

(۱)

ازدحامِ عوام کالانعام
اجتماعِ اراذل و اجلاف
افتراق و شقاق میں مشتاق
آخریں تیرِ ترکشِ طاغوت
کذب و زور و عناد فسق و فجور
کینہ و بغض اور عناد و فساد
ہجو جس کے لئے ہو مدحِ عظیم

کفر مشتاق دشمنِ اسلام
راندۂ زمرۂ ثقات و کرام
بیخ و بُن برکن وفاق و نظام
اوّلیں حربہ گروہِ لئام
دجل و مکر و فریب کا پیغام
کیجئے اس شیطنت نے کیا کیا کام
کیجئے وصف اس کے کیا ارقام

آج تجھ سا نہیں ہے زیرِ فلک
بے وفا کینہ توز بد آموز
مردم آزار بوالہوس خونخوار
خادم الدیر ہادم المسجد
"بے حیا باش ہرچہ خواہی کن"

سخت بدبخت مفسد و نمام
پیکرِ حرص و آز نافرجام
خود غرض خود پرست اور خودکام
عابد النفس ساجد الاصنام
جائے تیری بلا سے ننگ و نام

اپنے بیگانے دوست اور دشمن
جابجا کو بکو یہی چرچے
مفت کی لیڈری ہے چندے ہیں
خدمتِ قوم اک بہانہ ہے
شیرِ مادر ہے سب ترے آگے
سیر ہوتا نہیں تنورِ شکم

تجھ کو دیتے ہیں سب کے سب الزام
راز تیرا ہوا ہے طشت ازبام
"آم کے آم گٹھلیوں کے دام"
بہرِ نام و نمود و درہم و دام
پاک و ناپاک اور حلال و حرام
بھرنے پایا کبھی نہ یہ حمام

قائدِ قوم ہیں جناب شیخ
قوم کی رہبری کا دعوےٰ ہے
مرحبا آپ کی سیاست ہے
آپ کے دم قدم کی برکت سے
عدل و انصاف ہیں سراسیمہ

آنکھ کے اندھے نین سکھ ہے نام
خود بدولت ہیں رہزنوں کے امام
مفسدوں کے لئے صلائے عام
عقل و تہذیب کا ہے کام تمام
دین و ایمان لرزہ براندام

(۲)

چیونٹی کے جو پر نکلتے ہیں
آ رہی ہے یہ غیب سے آواز
ہوتی آئی ہے آج تک یونہی
سینکڑوں شہسوار دے پٹکے
جیسے فرعون ہو گیا غرقاب
جیسے دلدل میں دھنس گیا قارون
دیکھ لینا یہ جرگۂ اشرار
خاک میں مل رہا ہے روز بروز
روندنے کو ہے دورِ لیل و نہار

صاعقے لاتے ہیں موت کا پیغام
ہے بڑوں کا سدا بُرا انجام
حادثوں کے عدد ہوئے ناکام
ہے یہ منہ زور ابلقِ ایام
جیسے نمرود چل بسا ناکام
جیسے بوجہل ہو چکا گمنام
تیرا قصہ بھی ہو گا یونہی تمام
تیرا اعزاز اور ترا اکرام
پیسنے کو ہے گردشِ ایام

ایک کیڑا ہے کچھ نہیں انساں
قابلِ دید ہے وہ نظارہ
ڈاکٹر اور طبیب گھبرائیں
توبہ توبہ لبِ مسلماں پر
ہاتھ پاؤں میں اک تشنج سا
نبضیں چھٹ جائیں ہوش اڑ جائیں
سانس رک جائے آنکھیں پتھرائیں
جسم اور جان میں جدائی ہو
دوست احباب پر جنازہ ہو
دارِ دنیا سے کوچ کرتے پر
جاہ و منصب سبھی دھرا رہ جائے
وارثوں میں ہو سیم و زر تقسیم
یہ زمینیں یہ جائدادیں ہیں
لینے دینے کے سارے لیکھے ہیں

گرچہ ہو سام و رستم و بہرام
آئے جس وقت موت کا پیغام
کوئی کچھ کر سکے نہ روک نہ تھام
اور زبانِ ہنود پہ ہے رام
سلب ہو طاقت قرار و قیام
اور زباں میں رہے نہ تابِ کلام
ہو چکے آخری پیام و سلام
ملک الموت کر چکے سب کام
ہر طرف شور و ماتم و کہرام
ہاتھ پلے رہے نہ ایک چھدام
مال و احوال بن نہ آئے کام
جیسے دربار میں بٹتے انعام
نقد آتا ہے اس قدر ہے دام
کوڑی کوڑی کا ہو حساب تمام

دیر لگتی ہے آنکھ کے جھپکنے کی!
رنگِ محفل نیا نئے سامان
وہ امنگیں وہ ولولے وہ جوش
آسمان و زمیں کا دور نیا

کارخانہ نیا نیا ہے نظام
ساقی و مطرب و نئے گلفام
وہ شب و روز فکرِ نیل مرام
وہ رہا ہے نہ یہ رہے گا مدام

مرگِ اشرار کا ہوں منتظر
دیکھئے کیا کل سویرے شام

حضرت امیر المومنین کے موٹر پر حملہ کے خلاف اظہارِ غم و غصہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے موٹر پر کچھ پھینکے جانے کی اطلاع چونکہ بیرونجات کی جماعتوں کو دیر سے پہونچی۔ اس لئے ان کی طرف سے اظہارِ رنج و الم کے متعلق قرار دادیں بھی بعد میں پہونچی ہیں۔ ذیل میں ان جماعتوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) انجمن احمدیہ سونگھڑہ کٹک (۲) جماعت ہائے احمدیہ ناسنور۔ کوریل۔ رشی نگر۔ ماز بگ۔ باڑی پورہ۔ زوورہ مانلو۔ براز لو۔ شورٹ گن پورہ۔ نون مٹ۔ کورٹھ پورہ۔ بالسو (کشمیر) (۳) جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ) (۴) جماعت احمدیہ چک ایمرچ (کشمیر) (۵) مونگھیر صوبہ بہار۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نصرت الٰہی

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں اور رسولوں کی ہمیشہ تائید فرماتا ہے اور ہر حالت میں ان کا معین ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی یعنی اللہ نے اپنی ذات پر فرض کر دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا کہ ہم ضرور اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ہمارے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اس دنیا میں بھی مدد کیا کرتے ہیں۔

گویا اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ اپنے رسولوں کی مدد و نصرت کرتا ہے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے موجودہ زمانہ میں مبعوث فرمایا ہے اور یہ کہ آپ وہی مسیح موعود ہیں۔ جس کا ذکر احادیث میں آتا ہے اور وہی مہدی ہیں جس کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دیا گیا۔ اس کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی طرح مدد اور نصرت فرمائی۔ جس طرح وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کی فرمایا کرتا ہے۔ سو اس سنت اللہ اور ازلی قانون کے مطابق اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر نظر کریں۔ تو آپ کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔

سب سے پہلی چیز جو قابل غور ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دنیاوی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی کے رستہ میں کون کون سی روکیں تھیں اور آپ کا دعویٰ کس قسم کا تھا یعنی کیا دعویٰ بطور خود ایسی کشش رکھتا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کو ظاہری سامانوں پر نظر کرتے ہوئے کامیابی کی امید ہو سکے۔ پھر یہ بھی قابل غور امر ہے کہ آپ نے کن حالات کے ماتحت دعویٰ کیا۔ یعنی وہ کونسے سامان تھے۔ جو آپ کی کامیابی میں ممد ہو سکتے تھے

جب واقعات پر نظر کی جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ممکن سے ممکن جو روکیں ہو سکتی ہیں۔ وہ آپ کی کامیابی کے راستہ میں حائل تھیں۔ آپ کا دعویٰ ماموریت کا تھا۔ علماء آپ کے دعویٰ کو سنتے ہی آپ کے جانی دشمن ہو گئے۔ اور مخالفت میں جو کچھ وہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے کیا تاکہ ان کا اقتدار قائم رہے۔

پھر امراء بھی آپ کے دعویٰ کو سن کر مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے۔ کیونکہ آپ احکام اسلام کی پابندی کراتے تھے اور امراء اسے وبال جان سمجھتے تھے۔

غیر مذاہب کے لوگ بھی آپ کے دشمن ہو گئے کیونکہ ان کو بھی نظر آ رہا تھا کہ یہ شخص ہمارے مذاہب باطلہ کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے۔ موجودہ حکومت بھی درحقیقت مخالف ہی تھی۔ کیونکہ وہ بھی مسیح و مہدی کے ناموں سے پرانی روایات اور علماء کی تشریحات کے رو سے خوفزدہ تھی۔ گدی نشین بھی مریدوں میں کمی اور اپنا رعب اور دبدبہ کم ہو جانے کی وجہ سے دشمن ہو گئے۔ عوام الناس کو بھی آپ سے سخت عناد اور مخالفت تھی کیونکہ وہ علماء پیروں اور امیروں کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ اور علماء ان کو کٹ پتلی کی طرح نچاتے رہتے ہیں۔ غرضیکہ ان تمام گروہوں نے اپنی اپنی طاقت کے مطابق حضور علیہ السلام کے خلاف پورا پورا زور لگایا۔ علماء نے اپنے اثر و رسوخ اور تحریر و تقریر سے آپ کو نقصان پہنچانے کی ٹھانی۔ کفر کے فتوے تیار کئے عوام الناس کو بھڑکانا شروع کیا۔ گورنمنٹ سے التجائیں کیں۔ کہ وہ گرفت کرے۔ غیر مذاہب والوں کا مسلمانوں نے محض حضور کی مخالفت کی خاطر اسلام کے خلاف ساتھ دیا۔ امراء نے اپنی دولت اور اثر سے آپ کے خلاف کوششیں شروع کیں دیگر مذاہب عالم نے مسلمانوں کا ہاتھ بٹایا۔ عوام الناس نے بائیکاٹ گندہ دہانی اور ایذا رسانی سے کام لیا۔ غرض آپ کی مخالفت کے لئے تمام لوگ کیا مسلمان کہلانے والے اور کیا غیر مسلمان سب جمع ہو گئے۔ اور سب نے ایک دوسرے کی مدد کی۔ پھر آپ کا دعویٰ بھی ایسا نہیں تھا۔ کہ لوگوں کے دلوں کو خود بخود اپنی طرف کھینچ لیتا۔ اس میں بھی کوئی ایسی دنیاوی کشش نہیں تھی۔ جس کی وجہ سے آپ کو کچھ کامیابی کی امید ہو سکتی۔ آپ کی تعلیم ایسی نہ تھی جو زمانہ کے حالات کے مطابق ہو۔ اگر آپ کی تعلیم زمانہ کے خیالات کے مطابق ہوتی تو بھی کہا جا سکتا۔ کہ آپ کی ترقی آسمانی مدد سے نہیں۔ بلکہ آپ تو ان تعلیموں کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے۔ جو رائج الوقت خیالات کی مخالف تھیں۔ آپ کی جسمانی حالت بھی کوئی امید افزا نہ تھی کہ اسی پر آپ کی ترقی کا انحصار سمجھا جائے۔ بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آپ دائم المرض تھے پھر مالی حالت بھی ایسی نہیں تھی کہ ترقی کی امید ہو سکتی۔ خاندانی وجاہت بھی ایک لحاظ سے جاتی رہی تھی۔ ذاتی تعلیم کا بھی یہ حال تھا کہ بچپن میں چند کتب کے سوا کچھ نہ پڑھا تھا۔ مدارس کی تعلیم اور کورس کو ہاتھ تک نہ لگایا تھا اپنے خاندان کے لوگوں سے کچھ مدد کی امید ہو سکتی ہے سو یہ امر بھی پوشیدہ نہیں کہ وہ بھی بکمال جہالت کی وجہ سے اسلام اور آپ کے دعویٰ کے جانی دشمن تھے پھر آپ کے مشن کا مرکز بھی کوئی ایسا متمدن اور ترقی یافتہ مقام نہ تھا۔ بلکہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ جسے ضلع گورداسپور میں بھی اکثر لوگ نہیں جانتے تھے۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ دعویٰ سے پہلے آپ کا کوئی اثر و رسوخ تھا کہ جس کی وجہ سے آپ کو کامیابی ہوئی۔ بلکہ دعویٰ سے قبل آپ ایک تارک الدنیا اور لوگوں سے علیحدہ رہنے والے عابد تھے۔ پس کوئی ایسے سامان موجود نہ تھے۔ جو بظاہر کامیابی میں ممد ہو سکتے۔ بلکہ ہر قسم کی روکیں جو ایک مدعی ماموریت کے راستے میں ممکن ہو سکتی ہیں۔ آپ کے راستے میں بھی تھیں۔

پس یہ تھیں وہ روکیں جو حضور کو اپنی ترقی میں پیش آئیں۔ مگر ان روکوں کے باوجود آپ کو وہ ترقی حاصل ہوئی کہ دشمن بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ آپ کا مشن دنیا کے کناروں تک پھیل چکا ہے۔ آپ کو ایک ایسی جماعت عطا ہوئی۔ جس کی قربانی جس کی نیکی اور جس کی تنظیم پر دشمن بھی رشک کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور ایسی جماعت جو کہ محدود نہیں بلکہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اس کا ہر فرد اپنے امام کی عزت اور اسلام کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کو تیار ہے پھر انہی حالات میں آپ نے اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھایا۔ غرضیکہ تمام وہ ترقیات جو انبیاء کو عطا کی جاتی ہیں۔ آپ کو نصیب ہوئیں۔ کیا اب بھی اس میں کسی انسانی حیلے اور منصوبہ بازی کا دخل ہے۔ غور کا مقام ہے۔ حضور کی تائید میں دنیاوی سامان موجود نہ تھے اور دعوے بذات خود ایسا نہ تھا کہ دنیا کو مرغوب ہوتا کوئی جماعت آپ کے ساتھ نہ تھی۔ بلکہ دنیا کی ہر ایک جماعت آپ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئی تھی اور کوئی گروہ بھی دعویٰ کے وقت آپ کا اپنا نہ

کہلاتا تھا۔ مگر باوجود اس کے آپ کامیاب ہوئے اور کامیابی روز بروز نمایاں ہوتی جا رہی ہے۔ آپ نے اپنی تعلیم لوگوں سے منوالی۔ دشمنوں کے حملہ سے بچ گئے۔ کیا اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل خیال کیا جا سکتا ہے۔ کیا الہام انی مھین من اراد اھانتک انسانی ہاتھوں سے پورا ہو رہا ہے۔ وہ کونسی طاقت تھی جس نے تمام دنیا کے علماء کو شکست دی۔ کس نے فرقہ اہلحدیث کے لیڈر محمد حسین بٹالوی کو ناکامی کا منہ دکھایا۔ وہ کون تھا جس نے چراغ الدین جمونی کو ہلاک کیا۔ وہ کونسی طاقت تھی۔ جس نے لیکھرام کے خرمن حیات پر بجلی گرائی۔ کس نے قصیدہ اعجازیہ کے مقابل پر تمام دنیا کے قلموں کو توڑ دیا۔ دماغ شل کر دیئے اور عقلوں کو حیران کر دیا۔ کس نے ڈاکٹر ڈوئی کو کیفر کردار تک پہونچایا۔ کس نے رسل بابا امرتسری اور فقیر مرزا اور ڈپٹی عبد اللہ آتھم کو کیفر کردار کو پہونچایا۔ کون تھا جس نے سعد اللہ لدھیانوی۔ غلام دستگیر قصوری رشید احمد گنگوہی کو ہلاک کیا۔ کیا یہ انسانی تدابیر تھیں۔ کہ حضور کے سب دشمن موت کی گرفت میں آگئے۔ کیا عوام الناس جو بائیکاٹ اور دیگر شرارتوں کے ذریعہ حضور کو تنگ کرتے تھے ان کے لئے حضور نے خود طاعون اور بیضہ کے کیڑے تیار کئے۔ کیا یہ اسی خدا کی تجلی نہ تھی جس نے حضرت نوح کے مخالفوں کو غرق کیا۔ اور حضرت موسیٰ کے زمانہ میں فرعونی طاقتوں کو ہست سے نیست کیا۔ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمنوں کو ناکام کرنے والا اور آپکی ترقی کے سامان پیدا کرنے والا وہی خدا ہے۔ جس کی یہ سنت ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اور میں ہمیشہ اپنے رسولوں کی مدد کرتا ہوں۔ وہی ہے جس نے یہ کرشمے دکھائے اسی نے اپنی غیرت کا مظاہرہ کیا۔ اور اپنے رسول کی صداقت دنیا پر واضح کی۔ اور اس قدر مخالف حالات کو موافق بنا دیا۔ مبارک وہ ہے جو خدا کے قائم کردہ سلسلہ میں داخل ہو کر ابدی نجات حاصل کریں۔

خاکسار:۔ محمد صدیق صدیقی مولوی فاضل

"جامعہ" از امرتسر

جنرل سروس کمپنی قادیان

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت کرنا نئی عمارت کی تعمیر کے متعلق مشورہ کرنا یا نگرانی کا بندوبست کرنا۔ پودوں اور باغات وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور آبپاشی کے لئے الیکٹرک موٹر اور اپنے نئے یا پرانے مکانات میں بجلی کی فٹنگ کرانا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے۔ کہ منیجر جنرل سروس کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ انتظام تسلی بخش کیا جائے گا۔

خاکسار

مرزا منصور احمد منیجر کمپنی ہذا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد رجب ولد پہاڑ ذات جوتہ سکنہ بستی اللہ یار جوتہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۸/۱۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۷/۹/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی رام دتہ ہنسراج پسران دولا رام ذات [illegible] سکنہ حویلی بہادر شاہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲/۱۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۰/۹/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔ (مہر عدالت)

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچے کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ جس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپیہ ۸ آنے ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

والسلام

ہمارے آہنی خراس (دیل چکی)

پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر

پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجیے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہوں گے۔

علاوہ ازیں

شہرہ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) فلور ملز۔ بیلنے۔ عیات انگریزی ہل۔ چارہ کترنے۔ بادام روغن۔ سیویاں۔ پیٹھے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات۔ اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست

مفت

طلب کیجئے:

اصلی اور سستے مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی کرم علی ولد گہنہ ذات ہرل سکنہ ٹھٹھی بالا راج تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹ اگست دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی چوہڑ ولد عنایت ذات لوہار سکنہ عنایا تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۵/۱۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹ اگست دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی ہر دیال ولد جیونت رام ذات نانگپال سکنہ ماڑی شاہ سخیرہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲/۱۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹/۹/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

مندرجہ ذیل جائدادیں فروخت ہوتی ہیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بحوالہ ریزولیوشن ۵۱۰ مورخہ ۱۲ ۹/۳۶ مندرجہ ذیل اراضیات اور مکانات کو جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت و مقبوضہ ہیں۔ فروخت کر دینے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ لہٰذا یہ فہرست احباب جماعت کی آگاہی کے لئے شائع کی جاتی ہے جو دوست اس میں سے کوئی جائداد خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اطلاع دیں۔ نیز جو دوست خود نہ خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ ان اراضیات و مکانات کے خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ اور جب کوئی صاحب مندرجہ فہرست میں سے کوئی مکان یا زمین لینے کے لئے تیار ہوں۔ تو اس کی اطلاع دفتر جائداد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ بہرصورت یہ کام مقامی دوستوں کی امداد اور تعاون سے جلد ہو سکتا ہے۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۱) ۱۲ کنال اراضی زرعی واقعہ موضع سوہادہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

(۲) ۴۹ کنال اراضی زرعی واقعہ موضع راہوں ضلع جالندھر

(۳) مکان موسومہ چوہدری نصراللہ خان صاحب مرحوم والا واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان

(۴) اراضی زرعی ۱۶ کنال واقعہ موضع گلانوالی تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

(۵) اراضی زرعی ۷ کنال ۷ مرلہ واقعہ موضع حمزہ تحصیل و ضلع امرتسر

(۶) اراضی زرعی نہری ۳۶ کنال ۷ مرلہ واقعہ موضع ہلال پور۔ ضلع شاہ پور سرگودھا

(۷) اراضی زرعی ۲۳ کنال واقعہ موضع چبہ سندھواں ضلع گوجرانوالہ

(۸) اراضی زرعی ۸ کنال ۳ مرلہ واقعہ موضع اجمیر تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور

(۹) اراضی زرعی ۱۲ کنال ۱ مرلہ چاہی نہری واقعہ موضع ڈھوہ ہمایہ تحصیل جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان

(۱۰) اراضی ۷ کنال و ایک مکان خورد واقعہ موضع سڑوعہ ضلع ہوشیار پور

(۱۱) اراضی نہری ۸۶ کنال واقعہ چک ۲۲۶ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور

(۱۲) اراضی زرعی ۵ کنال ۴ مرلہ واقعہ موضع راسنے پور ضلع سیالکوٹ

(۱۳) اراضی زرعی ۲۰ کنال واقعہ موضع تلونڈی عنایت خان ضلع سیالکوٹ

(۱۴) اراضی نہری ۱۱ کنال ۱ مرلہ واقعہ موضع گوکھووال ضلع لائل پور

(۱۵) ایک مکان واقعہ اندرون قصبہ قادیان

(۱۶) اراضی زرعی ۴ کنال واقعہ موضع ہمبڑاں ضلع لدھیانہ

(۱۷) اراضی زرعی (آمدہ از حساب وصیت مولوی عبدالسلام صاحب مرحوم و مولوی عبدالمنان صاحب) واقعہ موضع کاٹھگڑھ ضلع ہوشیار پور

(۱۸) اراضی زرعی ۱۰ کنال واقعہ موضع وڈالہ بانگر تحصیل و ضلع گورداسپور

(۱۹) اراضی نہری ۲۵ کنال واقعہ موضع محمد آباد تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور

(۲۰) اراضی بارانی ۳۱ کنال ۳ مرلہ واقعہ موضع ادرا ضلع سیالکوٹ

(۲۱) اراضی ۷ کنال واقعہ موضع ٹیکا گڑھ " "

(۲۲) مکان ۱۲ کنال ۱۳ مرلہ واقعہ موضع بھوگلانہ ضلع ہوشیار پور

(۲۳) مکان پختہ واقع محلہ دارالفضل قادیان

(۲۴) اراضی زرعی ۷ کنال ۱ مرلہ واقعہ موضع ٹھٹھہ صوبہ سرحد

(۲۵) اراضی سکنی ۴ مرلہ واقعہ بستی بلوچاں شمولہ شیخوپورہ

(۲۶) مکان پختہ واقعہ ٹکیریاں ضلع ہوشیار پور

ذیل کی جائدادیں صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت نہیں۔ بلکہ رہن با قبضہ ہیں جو دوست لینا چاہیں گے۔ انکے حق میں رہن در رہن کر دی جائیں گی۔

(۲۷) مکان موسومہ بابو وزیر خانصاحب والا واقعہ محلہ مسجد فضل قادیان بالعوض مبلغ ۱۲۰۰ روپیہ

(۲۸) مکان موسومہ مبارک علی والا واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان بالعوض مبلغ ۵۴۰ روپیہ

(۲۹) اراضی زرعی ۳۶ کنال ۱۶ مرلہ واقعہ احمد آباد نواں پنڈ قادیان بالعوض مبلغ ۱۴۰۰ " "

(۳۰) اراضی زرعی چاہی و بارانی ۷ کنال ۱۵ مرلہ واقعہ موضع دیوان متصل الکھووال ضلع گورداسپور بالعوض مبلغ [illegible]

(۳۱) ایک حصہ مکان واقعہ محلہ دارالانوار بالعوض مبلغ [illegible] " "

(۳۲) ایک پختہ مکان موسومہ . . . . . واقعہ محلہ دارالانوار قادیان جس کے تین اطراف میں بڑی بڑی سڑکیں ہیں۔ اور دو دکانیں بھی ہیں جو کرایہ پر چڑھی ہوئی ہیں۔ } بالعوض مبلغ [illegible]

(۳۳) قطعہ اراضی سفید بحد و چاردیواری ۵ مرلہ واقعہ محلہ دارالفضل قادیان بالعوض مبلغ [illegible]

یوم التبلیغ یکم نومبر کے لئے نئے تبلیغی رسالے اور ٹریکٹ بالکل کوڑیوں کے دام

سیرت مسیح موعود

مولفہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

قیمت ۱/ فی سیکڑہ پانچ روپے

درثمین اردو جیبی تقطیع

قیمت ۱/ - فی سیکڑہ صرف چار روپے

اسلامی اصول کی فلاسفی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشہور معرکۃ الآرا لیکچر

اردو	گورمکھی	ہندی
۸/	۸/	۸/

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

فی سیکڑہ صرف تین روپے

کشتی نوح معہ فوٹو

نیا ایڈیشن نہایت خوبصورت قیمت ۱/ فی سیکڑہ پانچ روپے

کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پر حضرت اقدس کی پُر معارف تقریر۔ اصل قیمت ۲/ رعایتی فی سیکڑہ صرف پانچ روپیہ

تبلیغی ٹریکٹ آٹھ قسم

جن میں احمدیت کے تمام پہلوؤں پر مختصر مگر جامع طور پر تبلیغ کا حق ادا کیا گیا ہے۔ فی سیکڑہ صرف ۱۴/

عقائد احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں

فی ۲/ فی سیکڑہ آٹھ روپیہ

دس ہزاری چیلنج

فی ۱/ فی سیکڑہ چار روپیہ

زندہ نبی و زندہ مذہب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبردست تبلیغی تقریر۔ اصل قیمت ۵ آنے۔ رعایتی صرف ۱۲/ فی سیکڑہ

تائید حق

مولفہ

مولوی حسن علی صاحب مونگھیری

بالکل نیا اصل قیمت چھ آنے۔ اب فی سیکڑہ صرف ۱۰/

سیرت المسیح موعود

مولفہ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب

نہایت مؤثر۔ دلچسپ۔ رقت انگیز۔ ہزاروں اخلاقی اور علمی اسباق کا حضور کے قول و فعل سے درس۔ قیمت ۱/ فی سیکڑہ پانچ روپیہ

۹۲ صفحات

بالکل نئی طرز کا تبلیغی رسالہ

فیصلہ دیوان عالی

جو غیر احمدیوں کی تحریک کے ماتحت نہ صرف غیر احمدیوں کے مسلمہ بلکہ غیر مسلم۔ عیسائی۔ یہودی۔ بدھ ہندو اور سکھوں کے بھی مسلمہ دیوان عالی کے ججوں کا مصدقہ فیصلہ تیار کیا گیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی صداقت ثابت کی گئی ہے۔ خصوصاً مسئلہ نبوت اور علامات المسیح موعود وغیرہ۔ نہایت دلچسپ اور موثر ہے۔ صفحات ۵۲ قیمت فی ۱/ اور فی سیکڑہ صرف چار روپیہ

احمدی و غیر احمدی میں فرق

انگریزی زبان میں

جس میں حضرت اقدس کے دعوے اور سلسلہ کی تاریخ اور سابقہ پیشگوئیاں نہایت احسن اور مؤثر پیرایہ میں بیان کی گئی ہیں۔ پہلے اس کی قیمت دو آنے تھی۔ اب دوبارہ ایڈیشن میں اس کی قیمت صرف ایک آنہ اور فی سیکڑہ ۳/ ہے۔ جو صفت کے برابر ہے۔

کلید القرآن مع لغات القرآن

جیبی تقطیع پر

جسے ضرورتمندوں کے اصرار پر اب دوبارہ چھپوایا گیا ہے۔ یہ نہایت ضروری پاکٹ کلید جس میں قرآن کریم کے ہر لفظ کا حوالہ اور ترجمہ ہے ہر دوست کی جیب میں ہر وقت رہنی ضروری ہے۔ کیونکہ مناظرہ اور تبلیغ و تصنیف میں نہایت کامیاب ہتھیار اور قرآن کریم پر تدبر اور تفکر میں بہترین معاون و مددگار ہے۔ اس کی قیمت میں بھی بہت بڑی رعایت کر دی گئی ہے۔ یعنی پہلے اس کی قیمت ۱۲/ تھی۔ اب صرف ۸/ رکھی گئی ہے

بالکل نیا — زبردست محققانہ تصنیف — سکھوں کے متعلق نہایت دلچسپ

سکھ مذہب اور کیس (مع فوٹو)

مؤلفہ:- جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلغ جماعت احمدیہ

اس میں نہایت قابلیت اور تحقیق سے سکھوں کے گوروؤں کے عمل اور ان کی مستند کتب سے بیسیوں حوالجات اور دلائل نقلی اور عقلی دے کر ثابت کیا گیا ہے کہ کیسوں کے بغیر نجات ہو سکتی ہے۔ یہ رسالہ سکھوں کے ایک رسالہ کے جواب میں ہے۔ جس میں سکھوں کی طرف سے اس پر زور دیا گیا ہے۔ کہ کیسوں کے بغیر نجات نہیں۔ قیمت فی رسالہ ۱/ بغرض تقسیم صرف آٹھ روپیہ سیکڑہ

کتاب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بیت المقدس ۱۱ اکتوبر۔ عرب ہائی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ سوموار کی صبح سے فلسطین میں ہڑتال ختم کر دی جائے۔

شملہ ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ ہز ایکسی لینسی وائسرائے نے جہیز کی بندش کے متعلق ڈاکٹر کمارے کے بل کی اجازت دیدی ہے۔ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ شادی کے وقت جہیز لینے اور دینے والوں کو سزا دی جائے۔

شملہ ۱۰ اکتوبر۔ کل اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سکرٹری امور خارجہ نے کہا۔ کہ سرحدی قبائل کی اقتصادی اصلاح و ترقی کے لئے ۲ لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ تاکہ وہاں کے باشندے خوشحال ہو جائیں۔

استنبول (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکیہ عنقریب ایک یادداشت حکومت فرانس اور حکومت شام کو بھیجنے والی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اسکندرانہ اور انطاکیہ دونوں شہر ترکی کو واپس کئے جائیں۔ جو ۱۹۱۸ء کے معاہدہ کی رو سے شام میں ملا دئے گئے تھے۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ گورنر پنجاب لیڈی ایمرسن کی معیت میں کل یہاں پہنچ گئے ہیں اسی طرح مسٹر پکل چیف سکرٹری حکومت پنجاب بھی لاہور آ گئے ہیں۔

راولپنڈی ۱۱ اکتوبر۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کیمبل پور کی زیر سرکردگی پولیس کی ایک زبردست جمعیت نے ضلع کیمبل پور کے ۸ مختلف مواضعات پر بیک وقت چھاپہ مار کر وہاں کے زرگروں کی خانہ تلاشیاں لیں۔ تلاشیوں میں پولیس کو بہت سے جعلی سکے۔ روپے۔ اٹھنیاں وغیرہ اور سکہ سازی کا سامان۔ سانچے وغیرہ ملے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے ۱۱ ہندو زرگروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ابھی تحقیقات جاری ہے

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ مسلم لیگ بورڈ کے زیر اہتمام باغ بیرون دہلی دروازہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر جناح نے بھی تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران میں اتحاد پارٹی پر حملے کئے۔ اس کے پروگرام کو کوسا اور کہا۔ کہ میری پارٹی کے آدمی اسمبلی میں جا کر وزارت قائم کرینگے میں اس وزارت کو توڑنا چاہتا ہوں۔ جو ابھی سے بن چکی ہے۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ لاہور کے طلب کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ اگر پنجاب یونیورسٹی کے حکام نے دس دن کے اندر ان کے مطالبات پورے نہ کئے تو وہ ہڑتال کر دیں گے۔ اجلاس میں پنجاب یونیورسٹی کی متشدد پالیسی۔ ایل ایل بی کے نتائج۔ فیس کی زیادتی وغیرہ وغیرہ کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) پارلیمنٹ مصر میں اس مطلب کا ایک بل پیش ہوا تھا۔ کہ عورتوں کو حکم دیا جائے۔ کہ وہ سر سے پاؤں تک اپنا جسم ڈھانپ کر رکھا کریں۔ لیکن پارلیمنٹ میں بل گر گیا۔

استنبول (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا نے حکومت فرانس کے وزیر اعظم کو ذاتی طور پر مدعو کیا ہے۔ ۱۵ اکتوبر کو ملاقات ہوگی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دونوں حکومتوں کے درمیان معاہدہ پر غور کیا جائے گا۔

میڈرڈ ۱۱ اکتوبر۔ میڈرڈ کے نزدیک باغی اور سرکاری افواج میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ باغی فوج آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گئی ہے لڑائی میں سینکڑوں سپاہی ہلاک اور زخمی ہوئے

پونہ ۱۱ اکتوبر۔ شہر کے مرکز میں ایک بزازی دوکان کو آگ لگ گئی ہے جس سے تمام سامان جل کر خاکستر ہو گیا۔ ۲۵ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

الہ آباد ۱۱ اکتوبر۔ ہندوستان کی مختلف کانگرسی جماعتوں کی طرف سے اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو دوبارہ کانگرس کا صدر بنایا جائے اس کے متعلق پنڈت جی نے بمبئی کرانیکل کے نامہ نگار کو بتایا۔ کہ میں اپنے عہدہ صدارت میں توسیع کئے جانے کے حق میں نہیں ہوں میں چاہتا ہوں۔ کہ دوسرے قومی کارکنوں کو بھی اس ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کا موقع دیا جائے۔

شملہ ۱۱ اکتوبر۔ سرکاری حلقوں کی افواہ ہے۔ کہ ریاست مالیر کوٹلہ میں عنقریب انگریز ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیا جائیگا۔ جو ریاست کی حالت کو درست کرنے کی کوشش کریگا۔

شملہ ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے چند سرکردہ ارکان کی ہوم ممبر سے گفتگو کے بعد گورنمنٹ خان عبدالغفار خان پر سے پابندیوں کو ہٹا دینے کے لئے تیار ہو گئی ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ وہ پنجاب اور صوبہ سرحد میں جا کر سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں۔

وی آنا ۱۱ اکتوبر۔ شہزادہ سٹار ہیمبرگ کل دوپہر کو پُراسرار طریقہ سے کہیں روانہ ہو گیا۔ ابھی تک اس کی منزل مقصود کا کسی کو علم نہیں ہوا۔

ٹانکن (بذریعہ ڈاک) چین میں مغربیت کے خلاف ایک باقاعدہ مہم شروع ہے۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ سکولوں کی استانیاں اپنے بالوں کو مغربی طریق پر آراستہ نہ کریں اور نہ سُرخی لگایا کریں اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والی عورت کو سزا دی جائے گی۔ مغربیت کے خلاف یہ کوشش قابل تعریف ہے۔

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ کل سٹی پولیس نے استعمال شدہ ٹکٹوں کی تجارت کے سلسلہ میں گیارہ مقامات پر چھاپہ مارا اور تین مقامات سے چند صندوق برآمد کئے۔ جن میں استعمال شدہ ٹکٹ تھے۔

پٹنہ ۱۱ اکتوبر۔ حکومت بہار نے سرکاری ملازمین کے لئے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ انہیں انتخابی معاملات میں دخل نہیں دینا چاہیئے اور جن لوگوں کو حق رائے دہی حاصل ہے۔ وہ سخت اعتدال سے کام لیں اور ظاہر نہ کریں کہ وہ کسے ووٹ دے چکے ہیں یا کسے ووٹ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ آج صبح میڈرڈ سے ہسپانوی سفیر متعینہ لنڈن کو ایک نوٹ موصول ہوا۔ جس میں اس امر کی شکایت کی گئی ہے۔ کہ میجورکا میں جو معرکہ ہوا ہے۔ اس میں باغی فوجیوں کے ساتھ اطالوی سپاہی بھی باغیوں کی وردیاں پہن کر لڑ رہے تھے۔ ہسپانوی سفیر نے یہ احتجاجی نوٹ حکومت برطانیہ کے سپرد کر دیا ہے

روما ۱۱ اکتوبر۔ اطالوی کابینہ کے ایک اجلاس میں غور وخوض کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اسلحہ کی مقدار بڑھانے کے لئے فضائی فوج اور بحری فوج کا اسلحہ تیار کرنے والے کارخانوں میں اوقات کار بڑھا دئے جائیں۔ چنانچہ وادی پو میں نئے ہوائی مستقر قائم کرنے کے علاوہ کارخانوں میں ہفتہ بھر میں ۶۰ گھنٹے کام کے لئے مقرر کر دئے گئے ہیں۔ بحیرہ ایڈریاٹک اور ساحل ٹسکنی۔ سارڈینیا اور سسلی میں نیز ہوائی مستقر اور دیگر استحکامات کی کمی محسوس کرتے ہوئے نئے کارخانے کھول دئے گئے ہیں۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ آج تارکین مالیر کوٹلہ کا جلوس باغ بیرون موچی دروازہ لاہور سے روانہ ہوا۔ جلوس میں تقریباً ۳ ہزار مرد اور ۶ سو عورتیں تھیں۔

راولپنڈی ۱۱ اکتوبر۔ پنجاب میں دوکاندار عموماً ملکہ وکٹوریہ کے عہد کے روپے لینے سے انکار کر دیتے ہیں جس سے پبلک کو سخت پریشانی ہوتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے صدر بازار اور چھاؤنی میں منادی کرا دی ہے کہ جو شخص ملکہ وکٹوریا کا روپیہ لینے سے انکار کریگا اسے ۶ ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

ناگپور ۱۱ اکتوبر۔ حکومت سی پی نے مقروض زمینداروں کی امداد کے لئے ضلع واردھا میں ۱۵ اکتوبر سے ایک قرضہ بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ماسکو ۱۱ اکتوبر۔ ٹراٹسکی کے حامی ریڈک کی گرفتاری کے متعلق اخبار "پراودا" رقمطراز ہے کہ اس نے اعتراف کیا ہے کہ ٹراٹسکی کے حامی لوگ روس کی صنعت تجارت اور زراعت کو تباہ کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر سازش کر رہے ہیں۔ روزنامہ مذکور کا بیان ہے۔ کہ ریڈک اور اس کے ساتھی جاسوسی کا کام کرتے تھے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی